غزل

سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ

حُسن رسوا ہے شاہراہوں میں
عشق برباد ہے گناہوں میں

دل ہو مسرور جب گناہوں میں
کیا اثر ہوگا اس کی آہوں میں

کب سے کافورِ فطرتِ انساں
مسخ و پامال ہے سِیاہوں میں

بھائیوں کی دراز دستی سے
کتنے یوسف پڑے ہیں چاہوں میں

کتنے عیسیٰ گئے ہیں سولی تک
اپنے نادان خیر خواہوں میں

مسندِ علم ہوگئی ویراں
لٹ گیا دین خانقاہوں میں

جس کا تذکار بھی عبادت ہے
ہے وہ محبوب میری بانہوں میں

جب سے دیکھا ہے حُسنِ سادہ ترا
ہر حسیں ہیچ ہے نگاہوں میں

تیری یاد اور آنسوؤں کی جھڑی
تارے گرتے ہیں تیری راہوں میں

یہ سنا تھا کہ دل ہے تخت ترا
تو انوکھا ہے پادشاہوں میں

راز موتی ہیں تُو سمندر ہے
کون پہنچے گا تیری تھاہوں میں